www.emarsiya.com

مرثیہ

از عالیجناب فائق لکھنوی مرحوم

در حال حضرت عباسؑ علمدار

(تا رخصت)

آج پھر جوش پہ ہے نشۂ صہبائے سخن

(بند ۵۵)

آج پھر جوش پہ ہے نشۂ صہبائے سخن
دل ہی مشتاق ہے دیدِ سراپائے سخن

(۱)

موجزن صورتِ تسنیم ہے دریائے سخن
مجھ کو اے طبع دکھا پھر رخِ زیبائے سخن

وجد میں رند ہیں سب صوت ہزار آتی ہی
مدحتِ ساقیٔ کوثر کی بہار آتی ہی

مثلِ نیساں ہی زباں صرفِ گہر افشانی
دمبدم مجھ کو یہ دیتی ہے خبر طغیانی

(۲)

آج تو سر سے ہوا جاتا ہے اونچا پانی
قلزمِ طبع ہوا چاہتا ہے طوفانی

موجۂ بحرِ سخن ہے کہ زباں ہے میری
آج دریا کی طرح طبع رواں ہے میری

کر دیا فرطِ مسرّت نے سبکدوش مجھے
مدحتِ ساقیٔ کوثر کا ہی اک جوش مجھے

(۳)

فکرِ دنیا غمِ عقبیٰ ہے فراموش مجھے
ہوں وہ سرمست کہ آتا ہی نہیں ہوش مجھے

نیک انجام ہی اس عشق کی سرشاری کا
کام مستی میں بھی کرتا ہوں میں ہشیاری کا

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۴)

اَوجِ اَفلاک سے دِہ چند ہَی پستی میری
نیستی ہوگئی اِس نشہ سے ہستی میری
ہوتی جاتی ہَی فزوں لذّتِ مَستی میری
کبھی چُھٹنے کی نہیں بادَہ پرستی میری
دِلمیں بے فائدہ کیوں خوف مآل آجائے
پھر نہ ہو نشہ جو تَوبہ کا خیال آجائے

(۵)

بادۂ اُلفتِ حیدرؑ سے میں سَرشار بھی ہوں
پارسائی کا بھی دِلدادہ ہوں مَیخوار بھی ہوں
رِند مَیکش بھی ہوں، عقبیٰ کا طلبگار بھی ہوں
ہَی عجب لُطف کہ ہوں مَست بھی ہشیار بھی ہوں
لیچلی دِلکی کَشِش کھینچ کے ساغر کیطرف
نشے میں جھومتا جاتا ہوں مَیں کوثر کیطرف

(۶)

کیوں نہ ہو جوشِ وِلا کا مِری آنکھوں سے ظہور
کہ اسی نشہ میں رہتا ہوں ہمیشہ مخمور
بادۂ اُلفتِ حیدرؑ کا بندھا ہَی جو سرور
ہَی مِرے پیشِ نظر وَجد میں اِک عالمِ نور
محوِ نظّارہ ہوں کچھ مجھ کو ضرورت ہی نہیں
مثلِ موسیٰؑ "اَرِنی" کہنے کی حاجت ہی نہیں

(۷)

شکرِ خالق! کہ یہ ہے مجھ کو مِلی رُوزِ اَلَست
جَدّ و آباء مِرے تا عمر رَہے بادہ پرست
کیوں اسیطرح نہ اِس نشہ سی میں ہوں سرمست
ہَی یہ وہ جام جو پہنچا ہَی مجھے دست بدست
بڑھ گیا جوشِ وِلا دَامنِ حیدرؑ نہ چُھٹا
کیفیت کم نہ ہوئی، ہاتھ سے ساغر نہ چُھٹا

(۸)

لِلّٰہ الحمد کہ اِس نشہ سے مَیں ہوں سرشار
نہ چُھٹا مجھ سے جو تھا میرے بزرگونکا شَعار
ہے مِرا ساقیٔ کوثر کے غلاموں میں شمار
مَے گساری کے ہیں اَبتک وہی ظاہر آثار
لَذّتِ شرب مُدام آج تلک باقی ہے
وہی شیشہ، وہی صہبا ہَی وہی ساقی ہے

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

ہے یہی قصد کرے فضل جو ربِّ داور
بادہ خواری میں مری عمر دو روزہ ہو بسر

(۹)

یونہی تا زیست رہوں مستِ ولائے حیدرؑ
آستانِ درِ میخانہ ہو اور میرا سر

برسرِ ناز رہوں عجز میں ممتاز رہوں
جُبّہ سائی سے اسی در کی سرافراز رہوں

یا علیؑ شیرِ خدا، حیدرِ صفدر مدد دے
شاہِ مرداں مدد دے، فاتحِ خیبر مدد دے

(۱۰)

نورِ خالق مدد دے، نفسِ پیمبرؐ مدد دے
وقتِ امداد ہی یا ساقیِ کوثر مدد دے

ہاں مجھے میری غلامی کا صلا ملجائے
اور اک ساغرِ لبریزِ ولا ملجائے

ہاں محبّانِ علیؑ اب متوجّہ ہوں اِدھر
قاسمِ نار و جناں ساقیِ حوضِ کوثر

(۱۱)

کہ بیاں کرتا ہوں میں مدحتِ شاہِ خیبر
نورِ حق، سرورِ دیں، شافعِ روزِ محشر

اِسطرح انکے مراتب کا خود اظہار کیا
دو جہاں کا انھیں اللہ نے مختار کیا

فلکِ منزلت و جاہ کے اختر ہیں علیؑ
چمنِ دین و شریعت کے گلِ تر ہیں علیؑ

(۱۲)

بحرِ مواجِ شجاعت کے شناور ہیں علیؑ
فلزمِ رحمتِ معبود کے گوہر ہیں علیؑ

آبروِ خلق میں یہ خاص ہی مولا کیلئے
بن گیا کعبہ صدف اس دُرِ یکتا کیلئے

اے خوشا منزلت و مرتبت و شانِ علیؑ
کیا کسی سے ہو بیاں مدحتِ شایانِ علیؑ

(۱۳)

ہیں سدا لوح و قلم تابعِ فرمانِ علیؑ
کہ ہی قرآں میں خدا آپ ثنا خوانِ علیؑ

جو کسی نے نہیں پایا وہ شرف پایا ہی
"ہل اتیٰ" انکی سخاوت کے سبب آیا ہی

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۱۴)

فخر کرتی ہے اسی ذات پہ عالی نسبی
مفخرِ نسلِ عرب، ہاشمی و مطلبی
اسد اللہ پہ بس ختم ہوئی خوش لقبی
صف شکن، دستِ خدا، قوتِ بازوئے نبی

جنگ سے منہ نہ پھرایا کبھی، جرأت ایسی
ٹکڑے ٹکڑے درِ خیبر کیا طاقت ایسی

(۱۵)

کیوں نہ روشن صفتِ روزِ ہوا انکی قدرت
پست ہے چرخِ بریں دیکھ کے انکی رفعت
حق کو محبوب تھی کس درجہ علیؑ کی طاعت
انکی خاطر سے ہوئی مہرِ مبیں کو رجعت

غل ہوا عرش پہ کیا اوج و شرف آج ملا
دیکھو خورشید کو بھی رتبۂ معراج ملا

(۱۶)

کس کی طاقت ہے یہ عالم میں کہ کس کا ہے جگر
کہ جو گہوارے میں دو کر دے دہانِ اژدر
جنگ میں وقتِ رجز کہتے تھے شاہِ خیبر
میری مادر نے مرا نام رکھا ہے حیدر

تھا مناسب اسدِ بیشۂ ہیجا کے لئے
اسم زیبا تھا یہی ایسے مسمّٰی کے لئے

(۱۷)

کسکی طاقت سے ہوا دینِ محمدؐ کا ظہور
کس کے دم سے ہوئی اسلام کی دنیا معمور
نور سے کس کے ہوئی کفر کی ظلمت مستور
کس نے اللہ کے گھر سے کیا اصنام کو دور

کسکو اسطرح سرافرازیوں کا تاج ملا
دوشِ احمدؐ پہ کسے رتبۂ معراج ملا

(۱۸)

اے نیے ہے منزلت و شانِ امامِ ابرار
جان کر فخر رکھا فقر سدا اپنا شعار
کیا بھلا اسکی سخاوت کا کسی سے ہو شمار
بخشے اک آن کے سائل کو جو اونٹوں کی قطار

وہی کر سکتا ہے یوں نفس کو جو زیر کرے
آپ فاقے کرے، بھوکوں کو مگر سیر کرے

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

کیوں نہ پھر شاہِ نجف فقر میں رہتے دلِ ناشاد
منتخب بہرِ امامت ہوئی انکی اولاد (۱۹) بھر گیا گوہرِ مقصود سے دامانِ مراد
شوہرِ فاطمہ زہراؑ ہیں نبیؐ کے داماد

کیا بڑھایا ہے شرف، ربِّ علا نے انکا
عرش پر عقد پڑھا، آپ خدا نے انکا

ہر مصیبت میں پیمبرؐ کی رہے سینہ سپر
ان سے خائف رہی کفّارِ عرب کے لشکر (۲۰) جو مہم پڑ گئی وہ ہاتھ سے انکے ہوئی سر
یہ نہ ہوتے تو کبھی فتح نہ ہوتا خیبر

کس طرح احمدِ مختار کی غمخواری کی
آجتک ذکر ہے جس کا وہ علمداری کی

کر چکا ذکر علمداریِ شاہِ کونین
حرزِ جانِ پسرِ فاتحِ صفّین و حنین (۲۱) اک علمدار کی خاطر ہے بس اب دل بیچین
ہیں وہ عباسؑ علی، عاشق و شیدائے حسینؑ

تھے وہ جسطرح رسولِ عربی پر صدقے
بس اُسیطرح یہ تھے سبطِ نبیؐ پر صدقے

شاہِ مرداںؑ نے اگر کی مددِ خیرِ انامؐ
گو کہ تھے بھائی پہ سمجھا کئے اپنے کو غلام (۲۲) عمر انکی بھی ہوئی شہؑ کی اطاعت میں تمام
وہ علمدارِ نبیؐ تھے، یہ علمدارِ امامؑ

رایتِ فوج کا، شبیرؑ نے مختار کیا
اُن کو احمدؐ نے، انھیں شہؑ نے علمدار کیا

اہلِ انصاف کریں، دیدۂ انصاف کو وا
اس بہشتی کیلئے ہو گئی مخصوص وفا (۲۳) کبھی مشکیزہ علیؑ نے بھی علَم میں باندھا
یہ علمدار سکینہؑ کا بنا تھا سقّا

قلبِ بے چین رہا تشنہ دہانی کے لئے
خوں بہایا اسی جرّار نے پانی کیلئے

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۲۴)

اب سُنیں اہلِ عزا رُخصتِ عبّاسؑ کا حال
ہو چکا راہیِ جنّت حسنؑ پاک کا لال
ہے بھتیجے کا الم سرورِ عالم کو کمال
اب علمدارؑ ہیں اور اکبرؑ فرخندہ خصال

عازمِ وادیِ پیکار ہیں عبّاسِ علیؑ
شہؑ سے رُخصت کے طلبگار ہیں عبّاسِ علیؑ

(۲۵)

باادب کہتے ہیں یہ شاہؑ سے عباسِ حزیں
اب مجھے اذنِ وغا دیجئے اے سرورِ دیں
ضبط کی تاب کسی طرح مرے دِل کو نہیں
طعنہ زن ہوتے ہیں مجھ پر یہ جفا کار لعیں

زخمِ شمشیر سے یہ زخمِ زباں زائد ہے
زیست سے دِل ہی مرا سیرِ خُدا شاہد ہے

(۲۶)

گئے ہمشیر کے دِلدار سوئے مُلکِ عدم
ہم کو دُنیا کا جنھیں حق تھا اُنھیں دے چکے ہم
ہو گئے ابنِ حسنؑ راہیِ گلزارِ اِرم
زیست اِک آنکی بھی اب تو مرے حق میں ہے سم

حیف صد حیف کہ وہ گیسوؤں والے نہ رہے
ہم تو جیتے رہے اور گود کے پالے نہ رہے

(۲۷)

رُخصتِ جنگ عطا کیجئے یا شاہِ عرب
مجھ کو بے نہر پہ جاتے ہوئے چارہ نہیں اب
کیا بتاؤں اُسے جو روح پہ ہوتا ہے تعب
دیکھتا ہوں جو سکینہؑ کے میں سوکھے ہوئے لب

اب مرے حق میں ہے بہتر سوئے کوثر جانا
ایسے جینے سے تو اچھا ہے کہیں مر جانا

(۲۸)

رُفقا قتل ہوئے مونس و یاور نہ رہے
تقویت جن سے تھی وہ غازی و صفدر نہ رہے
ہے غضب مسلمِ مقتول کے دِلبر نہ رہے
عونؑ و جعفرؑ نہ رہے، قاسمِ مضطر نہ رہے

کون ہے ناصرِ فرزندِ پیمبرؐ باقی
ایک میں باقی ہوں اور اکبرِ علیؑ اکبر باقی

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

مجھ میں اور ان میں بڑا فرق ہے یا شاہِ انام
لختِ دلِ فاطمہؑ کے ہیں تو نبیؐ کے گلفام
(۲۹)
کہ یہ شہزادے ہیں اور میں شہِ والا کا غلام
دادی معصومہ ہیں، جد اِنکے رسولِ اسلامؐ

آپکے حقِ غلامی سے ادا ہو جاؤں
میں لقِ جی جاؤں اگر ان پہ فدا ہو جاؤں

بھر کے اِک آہ یہ عباسؑ سے حضرتؑ نے کہا
بھائی اِنصاف سے کہدو کہ یہ ہے غور کی جا
(۳۰)
تم بھی اِس بیکس و مظلوم سے ہوتے ہو جدا
آہ کیونکر تمہیں دوں رخصتِ میدانِ وغا

اے مرے شیر، مری یوسفِ ثانی بھائی
ہو تمہیں حیدرِ صفدر کی نشانی بھائی

سُن کے عباسؑ نے تقریرِ شہِ شاہِ زماں
رو کے کی عرض کہ ہے غم سے لبوں پہ مرے جاں
(۳۱)
بھائی کے قدموں پہ سر رکھدیا یا آہ و فغاں
اُمتِ جد پہ مجھے کیجیے جلدی قرباں

شہؑ کے صدقے میں مع الخیر ہو انجام مرا
آج فردِ شہدا میں ہو رقم نام مرا

شہؑ نے فرمایا کہ آنسو نہ بہاؤ بھائی
سر قدم سے مرے للہ اُٹھاؤ بھائی
(۳۲)
خیر لو اذنِ وغا، مرنے کو جاؤ بھائی
جا کے دریا کے قریب نہیں نہاؤ بھائی

کِسطرح ہم تمہیں اے جانِ برادر روکیں
جوش آیا ہوا کوثر کا ہے کیونکر روکیں

ملگئی رخصتِ جنگاہ، حرم میں اب جاؤ
مچلی ہوئیگی سکینہؑ اُسے جا کر بہلاؤ
(۳۳)
مری دلدار کو چھاتی سے لگا کر سمجھاؤ
جا کے خیمے میں بھتیجی کو ذرا دیکھ تو آؤ

روتے روتے نہ کرے غیر وہ حالت اپنی
اور اکبر دِکھا دو اُسے صورت اپنی

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

ہٹ کے پیچھے بہ ادب جھک کے کیا شہ کو سلام
اور بہ تعجیل علمدار چلے سوئے خیام

(۳۴)

پہنچا پردے کے قریب جب وہ علی کا ضرغام
دیکھا ڈیوڑھی میں بلکتی ہے سکینہ گلفام

روکے کہتی ہے کہ پانی نہ منگا دے کوئی
میرے عمو کو ذرا مجھ کو بلا دے کوئی

داخلِ خیمۂ عصمت ہوئے عباس علی
دوڑ کر سینۂ اقدس سے سکینہ لپٹی

(۳۵)

اشک برسانے لگا گود میں لیکر وہ جری
کبھی سوکھے ہوئے لب چومے تو رخسار کبھی

اپنے رومال سے ماتھے کا پسینہ پونچھا
چہرۂ دخترِ سلطانِ مدینہ پونچھا

دیکھے تسکین یہ کہنے لگا وہ عرش اساس
اے مری راحتِ جاں تجھ پہ تصدق عباس

(۳۶)

تھا شہِ دیں پہ ہجومِ الم و صدمہ و یاس
کس طرح خیمے میں ہم آتے کہ تھے شاہ کے پاس

کیوں ضلیں کرتی ہو منہ آنسوؤں سے دھوتی ہو
گود میں ہم نے تو اب لے لیا کیوں روتی ہو

ڈال کر بانہیں گلے میں یہ سکینہ نے کہا
آپ کی مہر و محبت پہ ہیں سو جاں سے فدا

(۳۷)

ہے مجھے پیاس کی شدت سے نہایت ایذا
اب تلک پانی پلایا نہ مجھے واہ چچا

حالتِ صدمہ و اندوہ و تعب دیکھ چکے
آپ کے مرتبہ سوکھے ہوئے لب دیکھ چکے

کہا عباس نے رو رو کے نہ بی بی تڑپاؤ
پیاس کا حال بیاں کر کے بس اب دل نہ جلاؤ

ہم کو ہر بار نہ سوکھے ہوئے لب اپنے دکھاؤ
پانی لینے کیلئے جاتے ہیں تم مشک تو لاؤ

شہ سے اب تک نہ ملی جنگ کی رخصت ہم کو
کیا کریں دی ابھی میداں کی اجازت ہم کو

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۳۹)

کی بیاں گھر میں جو عباسؑ نے رخصت کی خبر
حرم پاک میں رونے کا ہوا غل یکسر
بولیں سر پیٹ کے یہ زینبؑ تفتیدہ جگر
تم کو بھی رن کی رضا مل گئی صدقے خواہر
مرنے جاتے ہو، بہانہ ہے یہ سقائی کا
کون اب پوچھنے والا ہے مرے بھائی کا

(۴۰)

باندھ کر ہاتھ یہ کہنے لگا تب وہ ذیجاہ
جو مرے دل پہ گزرتی ہے خدا ہے آگاہ
گو کہ ہیں بیکس و مظلوم، شہِ عرش پناہ
مضطرب آپ ہوں انکا ہے حامی اللہ
دیدیں جاں اپنی یہ ہے کام ہمارا خواہر
پر مشیت سے نہیں ہے کوئی چارا خواہر

(۴۱)

کہہ کے یہ ہو گئے بیتاب علمدارِ امامؑ
عرض کی زینبؑ مضطر سے کہ جاتا ہے غلام
لئے مشکیزہ کھڑی تھی جو سکینہؑ گلفام
کر لیا زیبِ علم اس کو بہ تعجیل تمام
اہلبیتِ شہِ دیں اور بھی بے آس ہوئے
عازمِ دشتِ وغا حضرتِ عباسؑ ہوئے

(۴۲)

کر کے تسلیم ہر اک بی بی کو بہ آہ و فغاں
بس چلا خیمۂ ناموس سے وہ شیرِ ژیاں
دیکھا زوجہ نے کہ فرقت کے ہیں سارے ساماں
آ کے ڈیوڑھی پہ کھڑی ہو گئی وہ سوختہ جاں
دونوں فرزند بھی ہمراہ تھے دل جوش میں تھا
ہاتھ میں ایک کا تھا ہاتھ اک آغوش میں تھا

(۴۳)

تھی سراپا سے رنڈاپے کے عیاں سب آثار
بال بکھرے ہوئے تھے دوش پہ اور جسم نزار
غم سے چہرہ تھا سپید آنسوؤں سے تر رخسار
زخمیِ تیغِ الم دل تھا تو آنکھیں خونبار
قلب میں نشترِ غم اور چبھو دیتے تھے
بچے بھی روتے ہوئے دیکھ کے رو دیتے تھے

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

پہنچے پردے کے قریں جبکہ جنابِ عباسؑ
بھر کے اِک آہ یہ کہنے لگا وہ عرش اساس

(۴۴)

دیکھا زوجہ کیطرف مُڑ کے بصد حسرت و یاس
خیریت تو ہی یہ کیا حال ہی تم کیوں ہو اُداس

کِسکا غم کھاتی ہو کیوں جانِ حزیں کھوتی ہو
ہم تو زندہ ہیں ابھی کِس کیلئے رُوتی ہو

بھر کے اشک آنکھوں میں کہنے لگی وہ نیک خصال
جبکہ فرقت کے ہوں سامان تو ہی ضبط مُحال

(۴۵)

واہ کیا خوب کیا آپنے مجھ سے یہ سوال
تم تو مرنے کیلئے جاؤ مَیں بیٹھوں خوش حال

رَن کو جاؤ تو کفن مجھ کو پہناتے جاؤ
پہلے تربت مری للّٰلہ بناتے جاؤ

کیا کروں دِل کسی صورت سے سنبھلتا ہی نہیں
بس کسی کا کبھی تقدیر سے چلتا ہی نہیں

(۴۶)

ہے وہ کوہِ غم و اندوہ کہ ٹلتا ہی نہیں
دَم کسی طرح نکالے سے نکلتا ہی نہیں

کون وارث ہے مرا کِس پہ مجھے چھوڑ چلے
کیا خطا ہو گئی لونڈی سے جو مُنھ موڑ چلے

تم نے جسدن سے مجھے اپنی کنیزی میں لیا
تم ہمیشہ سے ہو مشہورِ جہاں اہلِ وفا

(۴۷)

مَیں نے ہر حال میں کِس طرح سدا ساتھ دیا
کیوں مجھے چھوڑ چلے کیا ہوئی لونڈی سے خطا

دشتِ غربت میں نہ بستی مری تاراج کرو
ہاں مری بانھ پکڑنے کی ذرا لاج کرو

تمہیں بتلاؤ کہ جب لوٹنے آئے لشکر
چھین لیں اہلِ جفا گر مرے سر سے چادر

(۴۸)

لیکے اِن بچوں کو پردیس میں جاؤں مَیں کدھر
ہی یہ قسمت میں کہ بلوے میں پھروں ننگے سر

آپکے صدقے میں بھاوج شہِ ابرار کی ہوں
دھیان یہ ہی کہ بہو حیدرِ کرّار کی ہوں

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

بولے عباسؑ علمدار کہ چارا کیا ہے
زورِ تقدیر کے لکھّے سے ہمارا کیا ہے

(۴۹)

تمہیں بتلاؤ کہ یہ رنج گوارا کیا ہے
یہی مرضی ہے خدا کی تو اِجارا کیا ہے

کیا کوئی سمجھے کہ اِک یہ بھی ہے حکمت اُسکی
ہر ارادے پہ جو غالب ہے مشیّت اُسکی

آہ کس طرح نہ ہو موت کا خواہاں عباسؑ
کوئی مونس ہے نہ یاور نہ مددگار ہے پاس

(۵۰)

آج شہؑ پر ہے ہجومِ الم و حسرت و یاس
ایک شہزادہ ہے اور ایک لشکرِ عرشِ اساس

نہ وہ لشکر نہ وہ شوکت نہ حشم باقی ہے
جاں نثار و ہمیں فقط اِک مرادم باقی ہے

علی اکبرؑ کو سلامت رکھے ربِّ اکبر
اسکو جانے دوں بھلا دشتِ بلا میں کیونکر

(۵۱)

ہے وہ ہمشکلِ نبیؐ، فاطمہؑ کا لختِ جگر
میں غلام اور وہ ہے راحتِ جانِ سرورؐ

کیا سوئے فوجِ عدو سرورؐ رواں جائیں
آہ میں زندہ نہ جاؤں مرے مولاؑ جائیں

تم کو بچوں کی تباہی کا تصوّر ہو اگر
لوٹ کے آئینگے خیمے میں اگر بانیِ شر

(۵۲)

میرے فرزند، سکینہؑ سے نہیں ہیں بہتر
پھر اسی گھر میں تو ہیں زینبؑ تفتیدہ جگر

اُمِ کلثومؑ پہ بھی رنج و الم گزرے گا
ہوگا تم پر بھی جو اُن سب پہ ستم گزرے گا

ہے نہ وارث جو نہ ہو سر پہ تو ہے نیست محال
ہے تمہیں اپنے رنڈاپے کا اگر رنج و ملال

(۵۳)

نہ کرو فکر کہ حامی ہے خدا اے متعال
آج کتنی ہوئیں رانڈیں کروں اب کا خیال

زیست ہوگی نہ غمِ ہجر سے دوبھر تم کو
دینگی تسکین بہت بانوئے مضطرؑ تم کو

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

ہاں ہمارا غمِ ہجراں تمہیں تڑپائے اگر
مشغلہ ہجر کا، ہیں دونوں مری لختِ جگر

(۵۴)

چارۂ کار کوئی اِس سے نہیں ہے بہتر
رُخ و گیسو پہ نظر انکے رہی شام و سحر

جلد بیماریِ فرقت سے سنبھل جاؤ گی
پالنے میں انھیں بچّوں کے بہل جاؤ گی

پیار سے دیکھ کے فرزند و نکی جانب یہ کہا
تم کو سینے سے لگا لوں کہ تسلّی ہو ذرا

(۵۵)

آؤ اے تشنہ لبو آؤ پدر تم پہ فدا
اَب ضِد میں کرنا نہ ہونا کبھی ماں سے جدا

یاد کر کے نہ ہمیں رات کو رونا پیارو
ماں کی آغوش میں آرام سے سونا پیارو